لِئَلّا یَکُونَ لِلنّاسِ عَلَی اللّٰہِ حُجَّۃٌ بَعْدَ الرُّسُلِ

یہ رسالہ شریفہ سبیل اتحاد دلیل وداد قامع تعصب دافع نفاق

مُبیّنِ حکمِ صدق مُعیّنِ معیارِ حق کاشف حقیقت کسوفین

حُجّت شاہدہ

بجواب

خلافت راشدہ

تصنیف جامع المعقول والمنقول مرجع الانام شمس الاسلام

شریعتمدار سرکار مولوی سید علی حائری لاہوری مدظلہ

در مطبع مفید عام لاہور حسب اہتمام مولوی کرم بخش صاحب مہتمم طبع شد

باسمہ سبحانہ

بعونہ وصونہ

چونکہ آجکل مرزائیوں نے یقین حاصل کرلیا ہے
کہ فضل خدا سے کل اسلامی فرقے باہمی کمال اتفاق و
اتحاد سے بمنزلہ یک جان و دو قالب کے ہوگئے ہیں مرزا
کادیانی اور اوسکی ساری جماعت کے تکفیر و تجنیس پر موجب
شرع نبی صلعم سب کے سب کمربستہ کھڑے ہیں لہذا ایک رسالہ موسوم
بخلافت راشدہ عبدالکریم سیالکوٹی نے باین خیال لکھا ہے
کہ مسئلہ خلافت کی چھیڑ چھاڑ سے سنّی اور شیعہ میں باہمی نفاق
پڑ جائیگا جسکی وجہ کچھ دنوں تک ہمارا پیچھا چھوٹا
رہیگا اسی واسطے رسالہ مذکور میں اسنے
خود کو محمدی سنی لکھکر حضرت علیؑ سے امام مہدیؑ تک
آئمہ اطہار کو گندی گالیاں دیکر جواب طلب کیا ہے لہذا حسب مستطاب
جامع المعقول والمنقول مجمع الانام شمس الاسلام شریعتمدار سید علی حایری لاہوری
مدظلہٗ نے اتفاق و اتحاد کو مدنظر رکھکر رسالہ ہذا تصنیف فرمایا اور حسب الامر مروج شریعہ
ڈاکٹر حکیم علی گوہر صاحب نمبردار موضع کوردانہ علاقہ لاہور
حال نمبردار موضع نمبر ۲۴ نو آبادی نہر جناب تحصیل چنیوٹ
خواص و عوام کی ہدایت کیواسطے مطبوع ہوا

العبد
سید ابوالفضل رضوی
القمی لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ القدیر القدیم والسمیع العلیم والصلوٰۃ علی محمد نبیا و رسولہ الکریم وعلی اہل بیتہ الطاہرین الذین ہم اصحاب الاجلال والتعظیم والاعدائہم الجحیم والحرمان عن النعیم **اما بعد** خادم خدام شرع نبوی ابو تراب سید علی حایری لاہوری عام اہل اسلام کی خدمت میں بصد ادب ملتمس ہے کہ آجکل ایک رسالہ موسومہ **بخلافت راشدہ** تالیف عبد الکریم سیالکوٹی حقیر کی نظر سے گذرا جسمیں مصنف علیہ ما علیہ نے حضرات آئمہ طاہرین اہل بیت رسول اللہ صلعم کو وہ سب وشتم دئے ہیں اور ایسی دریدہ دہنی اور گندہ زبانی سے انکو یاد کیا ہے جو بارہ سو برس سے اسوقت تک کسی خارجی اور بے دین نے بھی دشمن کے حق میں استعمال کرنا پسند نہیں کیا یہ تو اظہر من الشمس ہے کہ حقیر نے کتاب غایت المقصود کے چار حصے امام مہدی موعود علیہ السلام کے کل حالات اور مرزا قادیانی کے کل مزخرفات اور ابطال دعوی میں لکھکر شائع بھی کردئے ہیں جسکا جواب تو آج تک عرصہ پانچ سال میں بھی اُنسے لکھا جانا ممکن نہ ہوسکا اس واسطے کہ حقیر نے مذکورہ کتاب کے چاروں حصوں میں اس زہریلے سانپ کی اچھی طرح کچلیاں نکال ہی ڈالیں اور ایسی جوہردار دلیلوں سے اسکی رگ حیات کو کاٹ ڈالا ہے کہ ہرگز ہنگامہ آرائی کی قوت اب اُن میں پیدا نہیں ہوسکتی کہ وہ میری اس کتاب لاجواب کا معقول جواب لکھ سکیں اور آپ یاد رکھیں کہ قیامت تک اسی ارمان و یاس اور حسرت و ناکامیابی اور نامرادی میں بسر کرینگے ولو کان بعضہم لبعض ظہیرا پس چونکہ ان کو میری اس کتاب کی معقول جواب دہی سے شش جہت میں نامرادی اور ناکامیابی ہیبت ناک

مختلف صورتوں میں نظر آنے لگی تو مجبوراً پیچھا چھوڑانے کی غرض سے مسئلہ متنازع فیہا (یعنے دعوی مہدویت) جسکی تحقیق کی آجکل سخت ضرورت ہے چھوڑکر تیرہ سو برس کے پرانے مسئلہ خلافت میں چھیڑ چھاڑ شروع کردی تاکہ اسلامی فرقوں میں کسی طرح نفاق پیدا ہو جائے اور اونکی باہمی مخالفت اور نفاق سے کچھہ دنوں تک تو میرا پیچھا چھوٹا رہیگا چنانچہ اسی غرض سے رسالہ **خلافت اشدہ** میں مؤلف نے اپنے غصہ کی آگ کو بزعم خود خوب ہی بھڑکایا ہے اور احکام الہی واحادیث رسالت پناہی واقوال و افعال جمہور کا نعوذ باللہ صرف اغماض ہی نہیں کیا بلکہ بصورت انکار انکو پس پشت ڈال دیا جس سے ناظرین کو اب قطعی معلوم ہوگیا کہ مرزا کادیانی اور عبدالکریم وغیرہ نے غیظ وغضب میں آکر ایسی کارروائی کی ہے کہ تمام کوشش مسیح موعود ہونیکی خاک میں ملادی - احکام الہی اور احادیث حضرت رسالت پناہی اور دستاویزات قطعی کے برخلاف ایسے چلے جس سے خاص وعام کو صریح اس جماعت جدیدہ کا بطلان وخودغرضی اور ہٹ دہرمی اور کذب ثابت ہوگیا ناظرین سوچو اور خوب غور کرو کہ عبدالکریم کی جہالت اور بے علمی کا کیسا عمدہ ثبوت اوسکے اس رسالہ نے کردیا اور صاف بتادیا کہ ایسے جاہل اور بے علم ناواقف جب مصنف ہونے لگے تو عوام کا خدا ہی حافظ ہے کتاب مذکور کے اکثر مضامین اگرچہ ناقابل ذکر اور ناگفتہ بہ والے فقرہ کا مصداق ہیں مگو بخدا میں بلا تعصب مذہب اور بغیر رعایت شیعہ وسنی کے محض پبلک کے آگاہ کرنے کی غرض سے مختصراً اپنی چیدہ چیدہ مفید عام اور نازک خیالیوں کو اس ناشائستہ کتاب کے جواب میں لکھتا ہوں اور اس مفید عام اور بلا تعصب مجموعہ کو **حجت شاهد** بجواب (**خلافت راشدہ**) سے موسوم کرتا ہوں وباللہ التوفیق وعلیہ التکلان فی کل آن اس میں شک نہیں کہ حضرات اہل سنت میں سے جن لوگوں نے تعلیم پائی ہے وہ لوگ انتہا درجہ کے مہذب اور شائستہ ہوگئے ہیں اون تعلیم یافتوں میں سے ایک بھی ایسا نظر نہیں آتا کہ جو مثل عبدالکریم اور مرزا کادیانی کے باہمی گالی گلوچ سے اپنے تصنیفات

کو بدنام کرے ہیں جہانتک غور کیا تو اس تعلیم یافتہ جماعت کو اس امر کا مدعی پایا کہ ہم
سنی و شیعہ کے دلی میل جول اور محبت ہو جائے اور سب ایکدل ہو کر اس دنیا میں باسائش
بسر کریں اور اتفاق باہمی سے پھر اوس عروج کو حاصل کریں جو زمانہ حیات النبیؐ میں
مسلمانوں کو حاصل تھا۔ عبدالکریم کی تحریر مندرجہ خلافت راشدہ اپنی جماعت اور
بعض اہلسنت کے کم علموں اور جاہلوں کے دل خوش کرنے اور سعیہ پیدا کرنے کی
غرض سے ہے نہ بنظر اظہار حق ورنہ احادیث رسول خدا کو حد اعتبار سے ساقط نہ
کرتا حضرت علامہ حلی نے کتاب الفین حسب عقیدہ خود محض بنظر اظہار حق تالیف
فرماکر شایع کی ہے اگر آپ اپنے دعویٰ میں سچے تھے تو انکی مسطورہ دو ہزار دلیلوں
سے ایک ہی دلیل کا آپنے بطلان ثابت کر دیا ہوتا۔ صرف زبانی یوں کہدینا یا قلم سے
لکھدینا کہ (انکی ایک دلیل بھی درست نہیں) بھلا فرمائیے کون باعلم مانسکتا ہے ہاں
آپ کا یہ کہنا تب درست تھا جبکہ حسب قواعد نحو یا صرف یا منطق یا تفسیر یا حدیث یا
اور کسی علمی طور پر انکی ایک دلیل کا بھی بطلان ثابت کرتے ورنہ کون خود غرض
گھر بیٹھے ایک دوسرے کو برا بھلا نہیں کہتا ایسے بے دلیل دعوے آپکے صرف جاہلوں
اور کم علموں کے خوش کرنے کو ہیں تاکہ لوگ پڑھکر اس بات کا مضحکہ اوڑا دیں کہ
خوب چن چن کر شیعوں اور اُنکے آئمہ اثنا عشر اہل بیت نبوت و رسالت کو گالیاں
دی ہیں ورنہ کافی کلینی اور الفین علامہ حلی اور اناذۃ البصائر حکیم شفاء الدولہ
مرحوم کے ایک جملہ کا جواب عبدالکریم نے نہیں دیا۔ اسی خلافت راشدہ میں مختلف
مقامات پر میرے رسالہ وسیلۃ المبتلاء کا حوالہ دیا ہے اور صـ۱۳ سطر ۱۱ میں لکھا
ہے کہ لاہور کے شیعہ جماعت کے پیشوا سید علی حایری کا اشتہار وسیلۃ المبتلاء
لدفع البلاء اس دیباچہ کے لکھتے وقت مجھے ملا الخ صاحب اگر ایسے عمدہ موقعہ پر ملا
تو پھر کیوں جواب نہ لکھا اگر آپ یا آپ کے کادیانی سے میرے رسالے کا جواب لکھا

جانا کسی صورت میں بھی ممکن ہوتا تو فرمائیے اس وقت سے کونسا بہتر موقعہ ملسکتا تھا
آپسے میرے رسالے کی جواب دہی ناممکن ہونے پر آپ کا صریح اقرار و اعتراف شاہد
ہے جو انصاف سے آپ نے کتاب مذکور کے صہ۳ سطر ۱۰ میں باین الفاظ لکھدیا ہے
(میں اگر ایک لفظ لکھوں گا تو وہ الفین نہیں آلاف جلدیں لکھدینگے) الحمد للہ ثم الحمد
للہ کہ آپ تو جواب دہی اوسکی سے عاجز ہوکر صاف منکر ہو بیٹھے اب رہے آپ کے کادیانی
صاحب جنہے چار مہینے سے اخبار الحکم میں وعدہ کر گئے اس وقت تک وہ بھی اس
میرے رسالے کی جواب دہی سے ناکامیاب ہی معلوم ہوتے ہیں میں امید کرتا ہوں
خدا سے اور یقین رکھتا ہوں کہ وہ اور اوسکی جماعت میرے مذکورہ رسالہ او زیر رسالہ
تبصرۃ العقلاء اور رسالہ ہذا کی جواب دہی سے سب کی سب ناکامیوں نامرادیوں
یاسوں اور حسرتوں اور ارمانوں میں ہی عمریں بسر کر کے خاموش آباد میں چل بسیں
گے اسواسطے کہ یہ رسالہ مرزائیوں پر خوفناک کاری حربہ کی شکل میں نمودار ہوا ہے
جو انکی ساری مرادوں اور ارمانوں کی رگ حیات کو اپنے دلایل و براہین کی تیزی
اور حدت سے اس طرح کاٹ دیگا کہ پھر تا زیست ہرگز حضرات آئمہ اطہار کی نسبت
گستاخی اور ہنگامہ آرائی کی قوت پیدا ہی نہ ہو سکے گی ولو کان بعضہم لبعض ظہیرا
تمامی فرقہ حضرات اہل سنت جماعت رضی اللہ عنہم کو میں توجہ دلاتا ہوں کہ اسلام
میں جسقدر ضعف پیدا ہوا اور پیدا ہوتا چلا جاتا ہے اسی قسم کے باہمی بغض و
عناد کے سبب جو عبد الکریم اور کادیانی جیسے بے علم جاہل اور ناعاقبت اندیش اپنے
ذاتی نفع کے واسطے شیعوں اور اونکے آئمہ طاہرین اہل بیت رسول اللہ کو گالیاں
دیکر اپنے پیشواؤں کے حالات ظاہر کراتے ہیں اور بغض و عناد کو اس طرح پر
ترقی دیتے چلے جاتے ہیں کتنے بڑے افسوس کی بات ہے کہ جن پیشواؤں کا
معتقد ایک بڑا گروہ اسلام کا ہے انکے حالات شیعوں کو چھیڑ کر ایسے جاہلانہ تہتر کرائیں

ہیں سچ کہتا ہوں کہ اگر عبد الکریم جیسے جاہل خلافت راشدہ میں اپنے محمدی سنی ہونے
کا دعویٰ کر کے سخت نہ لکھیں اور گالیاں نہ دیں اور بیجا الزام شیعوں پر نہ لگائیں
اور واجب التعظیم آئمہ اہل بیت نبوت علیہم السّلم پر حملے نہ کریں تو شیعہ اس کے
دعوے کے موجب اسکو سنی سمجھکر اسکے پیشواؤں کے مخالفانہ حالات کے لکھنے اور
بیان کرنے پر مستعد نہوں - میں اس کے ثبوت میں ایک مختصر تحریر فریقین اسجگہ
عبرت کے واسطے نقل کرتا ہوں تا عام کے واسطے نصیحت حاصل ہو کر باہمی چھیڑ
چھاڑ کسقدر نامناسب اور ضعف اسلام کا باعث ہے اظہار الہدیٰ ص ۱۵۱ میں پہلے
عبد الکریم جیسے ایک ناعاقبت اندیش نے شیعوں کو بایں الفاظ لکھا شیعہ اگر بے تقیہ
مکہ معظمہ میں جاتے ہیں تو تڑ اتڑ پڑا پڑ جوتیاں کھاتے ہیں انتہیٰ جب شیعوں نے یہ
دل آزار کلمہ دیکھا تو اس کا جواب کتاب شمس الضحیٰ میں بصفحہ ۳۰ یوں لکھدیا دآپنے
جو ہمکو جوتیوں کی مار کا طعنہ دیا ہے - تو یہ طعنہ کی بات نہیں بلکہ بڑے فخر کی بات ہے
خدا کے راہ میں جوتیاں کھانا قدیم سے داخل فضیلت ہے جیسا کہ مدارج النبوۃ میں
لکھا ہے حضرت ابو بکر کو جوتیوں سے مارا جسپر علما اہل سنت کو بڑا فخر ہے انتہیٰ
اقول دونوں صاحبوں نے سخت نامناسب بات لکھی اور ناعاقبت اندیشی سے
ایک دوسرے پر حملہ کیا جس سے کہ بجز ہتک اور ضعف اسلام کے کوئی فائدہ حاصل
نہیں ہو سکتا مگر سوچنے کے قابل یہ بات ہے کہ پہلے دُم کس صاحب نے اوٹھائی
اگر ممدوح شیعوں کے حق میں وہ پہلے ایسا سخت کلمہ نہ لکھتے تو شیعوں کو حضرت ابو بکر
کی شان میں اوسی کی مذہبی کتاب سے ایسی بے ادبی اظہار کرنے کی ضرورت نہوتی
میں جب کسی کتاب یا رسالہ میں اس قسم کی چھیڑ چھاڑ اور باہمی نفاق اندازی کی
بیہودہ باتیں دیکھتا ہوں تو اوس کتاب کے مطالعہ سے سخت متنفر ہو جاتا ہوں اور دعا
مانگتا ہوں کہ ایسے کم علم اور متعصب ناعاقبت اندیشوں کے باہمی حملوں سے خداوند کریم

اپنے معصوم اور پاک اسلام کی حفاظت کرے اور ایسے متعصبانہ باہمی چھیڑ چھاڑ سے انکے
دلوں کو پاک کردے درحالیکہ حضرات خلفاء ثلثہ اہل سنّت کے نزدیک پیشوائے دین
ہیں تو شوق سے سو بار نہیں ہزار بار نہیں لاکھ بار ہوں ہمیں اس سے کیا غرض
مگر اپنے پیشوایان دین کی شان میں ایسی باتیں چھیڑ چھیڑ کر لکھوانے کے مواخذہ دار عبدالکریم
جیسے متعصب ہونگے یا کوئی دوسرا خصوصًا جبکہ صفحہ اول خلافت راشدہ میں یہ
لکھیں فلاں شیعہ مولوی اور سید علی حایری بھی اسکے جواب لکھنے سے پیچھے ہٹ رہے
عزیز من سنئے اور کان کھولکر سنئے حایری کو آپکے پیشوایان دین کے سچے واقعات
آپ ہی کی معتبرہ کتابوں سے بحوالہ صفحہ وسطر لکھنے میں کیا عذر و تامل ہو سکتا ہے
چاہے اس لکھنے سے کوئی راضی ہو یا ناراض اسکی جوابدہی تو آپکی انہیں
معتبرہ کتابوں کے مصنفوں پر ہوگی نہ حایری پر اسواسطے کہ حقیر تو بغیر کسی قسم
کے تصرف کے آپکے گھر کی بات کو آپ پر واضح کردیتا او ضرور کرتا مگر حایری کیا
کرے کہ وہ اسلامی تفرقہ ہرگز پسند نہیں کرتا اور باہمی نفاق انگیزی واقعات سے
سخت پرہیز کرتا ہے بلکہ چاہتا ہے کہ حتی الامکان آپ جیسے ناعاقبت اندیش اور
اسلام کے ظاہری اور باطنی دشمنوں نے جسقدر ضعف اسلام میں پیدا کیا ہے اسکو
باہمی اتفاق و قلبی اتحاد حاصل ہوجانے سے دور کرے - اب رہا آپ کا یہ بیہودہ
لیکن بے مغز دعوی کہ علامہ حلیؒ کی منہاج الکرامہ کے جواب میں ابن تیمیہ نے
کتاب منہاج السنۃ ایسی اور ویسی لکھی جسکی تعریف میں اپنی کتاب کے صفحوں
کے صفحے بھر دئے ہیں ہاں صاحب لکھے آپ جیسے حملے بغیر دلیل و برہان کے اگر
اُنہوں نے بھی کر دکھائے تو کونسی فتح پالی - لیجئے میرے سامنے قلمی منہاج السنۃ
پڑی ہوئی ہے میں سچ کہتا ہوں کہ اس ساری کتاب میں حضرت علامہ حلی کی
عقلی و نقلی دلیلوں میں سے ایک دلیل کا بطلان ثابت نہیں ہوتا جسپر آپ نازاں ہیں

اسکے جواب میں عقلی و نقلی دلیلوں سے حقیر نے کتاب منہاج السلامہ لکھدی ہے جسکو شایع ہوئے بھی چار پانچ برس ہو چکے ہیں یہ خدا ہی کا کام ہے جسکی وجہ آپ اور آپکے کا و یانی میری کتاب مذکور کے جواب لکھنے سے اسوقت تک پیچھے ہٹے رہے اور قیامت تک پیچھے ہٹے رہیگا ولو کان بعضکم لبعض ظھیرا۔

تیرہ سو برس ۱۳۰۰ سے اسوقت تک کل اہل اسلام نے بحکم خدا و رسول بعد دلایل عقلیہ کے معیار حق رسولکریم کے اوس ارشاد کو پایا جو متفق علیہ بین الفریقین ہی قال النبی صلعم انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ و عترتی ان تمسکتم بھما لن تضلوا بعدی ابدا یعنی میں تمہارے درمیان دو قیمتی چیزیں چھوڑے جاتا ہوں ایک خدا کی کتاب قرآن مجید دوسری میری عترت و اہلبیت طاہرہ ہے جسنے صدق دل سے ان دونوں کا تمسک کیا قیامت تک ہرگز گمراہ نہ ہوگا۔ اور یہ جماعت مرزائیہ اس معیار کے اخذ میں کل اسلامی فرقوں کے مخالف ہو کر صرف قرآن مجید کے متمسک اور سنت اللہ والرسول کے تارک ہو بیٹھے یا ایسا کہو کہ جماعت مرزائیہ اور غلام نبی چکڑالوی نے جبکہ حکم اور معیار حق قرآن کو ہی مانا اور حدیث پیغمبر کو بنظر حقارت محض بیکار قرار دیا تو حضرت رسولکریم کا انکے اس عقیدہ کے موجب آنا ہی بیکار رہوا اگر قرآن مجید کے تمام مطالب کا پورا استدراک و استنباط بغیر بیان (حدیث) کرنے رسول اللہ کے امت سے ہو سکتا تو رسول کریم کے آنے اور آیات کے تشریح کرنیکی ضرورت ہی انکو نہ ہوتی بلکہ ابتدا ہی میں قرآن صرف حکم ہو کر بھیجا جاتا و حال آنکہ تنہا نہیں بھیجا گیا بلکہ مبین صادق یعنے رسول کریم کے ہمراہ آیا اس سے صاف ثابت ہوا کہ عبدالکریم و چکڑالوی کا حدیث کو چھوڑ کر تنہا قرآن کو حکم قرار دینا اور اس بنا پر اپنے دعوی کو ثابت کرنا بناء الفاسد علی الفاسد فاسد کا مصداق ہے اور طرفہ یہ کہ اس بناء فاسد علے الفاسد باندھنے پر اس رئیس السفہا مطرود العرفا نے یہ خیال نہ کیا کہ اس عقیدے کی قباحت اور نتیجہ

اثر خدا تک منجر ہوتا ہے کیونکہ جب رسول کریم کا حکم (حدیث) تمہارے نزدیک حد اعتبار سے ساقط اور اُسپر عمل کرنا ناجائز ہوا تو رسول صلعم کا آنا ہی عبث اور بے فائدہ ٹھہرا۔ تو صاحب خدا سے کہئے کہ اوسنے اپنے حبیب رسول کریم کو کیوں بھیجا اور آنحضرت صلعم فداہ ابی وامی نے اپنے معجزہ قاہرہ (قرآن) کی تفسیر و تشریح میں کیوں حدیثیں بیان کیں ایک آپ ہی عقل کل رہگئے جسکی تیزی فطانت نے خدا کی خدائی اور رسول کریم کی رسالت اور آئمہ اطہار کی خلافت پر بھی دہبہ لگا دیا نعوذ باللہِ من ھذہ الھفوات الفاسدۃ الکاسدہ عقل کے دشمن ہیں جو یہ خیال کئے ہوئے ہیں کہ صرف قرآن مجید ہی معیار حق اور حجت ہے اور عقل یا حدیث صحیح کو معیار نہیں مانتے یہ انکی کم علمی اور صریح جہالت ہے ورنہ انکو بمقابلہ کفار جو قرآن کو نہیں مانتے مسئلہ الٰہیت اور نبوت اور قرآن کی حقیت کے اثبات میں سخت دقّت پیش ہوگی۔ اسواسطے کہ اُنہوں نے بغیر ملزم ہونے دلائیل عقلیہ سے کسی طرح بھی نہیں ماننا پھر آپکا مسلمہ معیار حق ہونا صرف قرآن کا ہی کسی طرح قابل تسلیم نہیں ہو سکتا بلکہ بالمقابل کفار کے پہلے عقل پھر قرآن کو حَکَم اور معیار کہہ سکتے ہیں صرف قرآن کو نہیں اب اپنے بالمقابل اسلامی فرقوں کے پس ان میں بعد عقل کے قرآن اور حدیث صحیح متواتر کو حَکَم اور معیار حق کہنا چاہئے صرف قرآن کو نہیں اسواسطے کہ قرآن مجید اگرچہ ہر رطب و یابس کا مخزن اور مجمع بالضرور ہے لیکن قرآن ہی کی ہدایت ہے کہ فاسئلوا اھل الذکر اور لا یعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم ثابت ہے کہ بغیر تشریح اور بیان کرنے اہل ذکر اور راسخ فی العلم کے قرآن کی ساری نکات کو کوئی ہرگز نہیں سمجھہ سکتا اور حدیث نحنُ اَہلُ الذکر اور حدیث نحنُ الراسخونَ فی العلمِ سے ثابت ہے کہ عالم علوم قرآنی رسول اللہ اور اہل البیت تھے اس واسطے کہ قرآن انہیں کے گھر نازل ہوا المشہور ہے

کہ اہل البیت اعرف بمافی البیت باوجود اس کے رسول کریم اور اہل بیت کی حدیث کے
تمسک کرنے بغیر تنہا قرآن مجید کو حکم قرار دینا آپکی سخت غلطی اور ناواقفیت کی بین دلیل
ہے ورنہ اگر کوئی شخص دو اور تین اور چار رکعت نماز یا نصاب زکوت یا مناسک حج
کا ثبوت آپکے اسی مسلّمہ معیار قرآن سے ہی مانگے تو آپ کسی طرح بھی اس کا ثبوت نہیں
دیسکتے۔ یہ عبدالکریم اور چکڑالوی کی سخت غلطی اور علم اصول فقہ سے بکلی ناواقفیت
ہے ورنہ ہرگز ایسے عوامانہ عقاید کو اپنا وسیلہ نجات نہ قرار دیتے۔ اسواسطے کہ جب وہ ایسے
بے سروپا دعوے کر بیٹھتے ہیں اور جانب اہل حق سے اگر کوئی اُنسے پوچھ بیٹھتا ہے
تو پھر اُنکو ہر مسئلہ یا آیت میں ضرور حدیث النبی صلعم کی طرف رجوع کرنا ہی پڑتا ہے اور کسی
طرح بھی بغیر رجوع کیئے حدیث النبی ص کے جواب میں کامیاب نہیں ہوسکتے اگر نہیں تو لیجئے
عبدالکریم اور چکڑالوی صاحب نماز کے رکعات اور مفصل احکام اور روزہ کی شرائط
اور زکوٰۃ کی نصاب اور حج کی مناسک اگر اپنے مسلّمہ معیار صرف قرآن مجید سے ہی ثابت
کردیں تو میں حلفیہ کہتا ہوں تیرہ سو [۱۳۰۰] برس کا فیصلہ اسی چھوٹی سی بات پر ختم ہوا جاتا
ہے پھر تو جو کچھ رطب و یابس آپنے خلافت راشدہ میں لکھا ہے تسلیم کرلیا جائیگا۔
ورنہ آپ یاد رکھیں کہ اوسکی اور آپ کی جماعت کے پاس اس فیصلہ کے بعد ابتدا سے
انتہا تک یہ آپ کا چھبیس سالہ تار و پود کتاب مذکور میں تانا ہوا سارے کا سارا ہی
ٹوٹ جائیگا اسلئے میں مکرر کہتا ہوں اور آپ کو پھر غیرت دلاتا ہوں کہ براہ مہربانی
ضرور قرآن سے ہی مطلوبہ مطالب کا ثبوت دیں ایسا نہ ہو کہ آپ کو ساری دنیا سے
عموماً اور اپنی جماعت سے خصوصاً ندامت اور شرمندگی حاصل ہو دیکھو حقیر نے تو
عقلی اور نقلی دلیلوں سے رسالہ شریفہ خوارق العوارق میں یہ ثابت کردیا ہے
کہ قرآن مجید کے معجزہ ہونے کی وجہ اوسکا ہر لفظ ہزارہا معنے رکھتا ہے اسی واسطے
ہر شخص ایک خاص معنے کو اپنے زعم میں صحیح سمجھکر ایک ایک مذہب کا مخترع ہوگیا ہے

ہے جس سے یہ نوبت آپہنچی کہ اسوقت اسلام میں ہزاروں مذہب پیدا ہوگئے ہیں
اور ہر شخص قرآن سے ہی اپنے مذہب کی حقیت کے ثبوت کا مدعی ہے پس اگر بغیر حدیث
کے صرف قرآن ہی تنہا حکم اور کافی ہو سکتا تو بعد رسول کریم کے امت میں اسقدر
مختلف فرقے نہ ہونے دیتا بلکہ ساری امت کو ایک ہی طریقہ پر جمع رکھتا اذ لیس فلیس
پس اس صورت میں تو بھی لازم ہوا کہ آیات قرآن کے مختلف معنوں میں سے
جس معنے کی تصدیق زبان رسول کریم سے حدیث صحیح میں ہو چکی ہے وہی معنے
درست ہیں اور اُسی معنے کا تمسک کرنے والا ناجی اور مذہب حق پر سمجھا جاوے
ورنہ بغیر تصدیق کرنے رسولکریم کے آیت قرآن کے مختلف معنوں میں سے اپنے
زعم و قیاس کے مطابق کسی خاص معنے کا تمسک کر لینا تخصیص بلا مخصص اور ترجیح
بلا مرجح ہے پھر باوجود اس کے آپنے خلاف قاعدہ اصول بغیر حدیث کے تنہا قرآن مجید
کو کس طرح حکم قرار دیا اور اس حکم کے آیات متشابہات کے مختلف معنوں میں فیصلہ
کن کونسا حکم دوسرا معین فرمایا بس اب تو ثابت ہو گیا کہ جب آیات متشابہات کے
مختلف معنوں کا فیصلہ بغیر حدیث نبی کے نہیں ہو سکتا تو بغیر حدیث کے تنہا قرآن ہی
حکم نہیں ہو سکتا ورنہ علمی بہادری تو یہ ہے کہ جب آپ نے اتنا بڑا دعویٰ کیا تو اسکو
اب میرے تفسرہ اور جواب طلب مسائل میں ثابت کر دکھائیں بسم اللہ (این گو و این میدان)
ورنہ یہ کون نہیں جانتا کہ تیرہ سو برس سے ہر زمانہ میں حضرات اہل سنت جماعت رضی اللہ
عنہم اپنے اپنے خیالات کے مطابق خلافت حضرات خلفاء ثلثہ میں ہزارہا کتابیں لکھتے
آتے ہیں اودھر حضرات شیعہ بے شمار کتابیں خلافت بے فصل علی علیہ السلم میں تصنیف
کرتے آئے ہیں ہاں آپ نے یہ زیادتی کی کہ حضرات آئمہ اطہار اہل بیت رسولکریم
کو سخت دریدہ دہنی اور گندہ زبانی سے ہر جگہ یاد کیا ہے یہ آپ ہی کی جرأت ہے
جو ایک دیندار اور باغیرت مسلمان اپنے رسول کریم کے اہل بیت کے حق میں ہرگز

نہیں استعمال کرسکتا - اب ملاحظہ کیجئے اس قطعی فیصلہ کو کہ جن آیات کا مصداق
آپ نے حضرات خلفاء ثلثہ کو قرار دیا ہے خوب شوق سے چشم ما روشن دل ماشاد مگر
یہ تو کہیئے حضرت کہ انکے مفصّل حالات اور سوانح عمری اور فتوحات آپکے مسلمہ معیار قرآن مجید
کی کونسی آیت یا سورت سے معلوم ہوتے ہیں کہ اوسجگہ (قرآن میں) لکھا ہوا ہو
حضرت ابو بکر یا حضرت عمر نے فلانے اور فلانے جنگ میں فتح پائی اور آپ ایسے تھے
اور آپ نے اتنے لاکھ روپیہ راہ خدا میں دیا اور (نعوذ باللہ علی نے (حقارت سے)
چند پیسوں کا چھلا شیعوں کے اعتقاد سے حالت رکوع میں سایل کو دیا ہے وغیرہ
وغیرہ صہ و صہ خلافت راشدہ کیوں ناظرین آپ ہی انصاف سے فرماویں کہ
اس مدعی معیار حق کے خیالات مذکورہ کا ثبوت برائے خدا قرآن کے تیس پاروں
میں کسی جگہ بھی ہے اگر نہیں تو پھر مولف تیز طبیعت نے کیوں تاریخی حالات کو
لکھکر قرآن مجید سے انکے ثبوت دینے کا دعویٰ کیا ہے شاید ان کا قرآن ہی کوئی
دوسرا ہو جسکی نسبت اُنکے مرزا کو پیشگوئی ہوئی تھی انا انزلناہ فی القادیان اگر
اوسمیں یہ آپکی خود گھڑت باتیں لکھی ہوئی ہوں تو دوسری بات ہے ورنہ مسلمانوں
کے قرآن میں تو ہرگز ایسی باتیں نہیں ہیں - میں بہت خوش ہوتا اگر آپ اپنے
دعویٰ کے مطابق اپنے مسلمہ معیار حق یعنے صرف قرآن سے ہی حضرات خلفائے ثلثہ
کے حالات کا ثبوت دیکر آیات کا مصداق ٹھہراتے اوسوقت بے شک آپ اپنے دعوے
میں کہ (صرف قرآن ہی حکم اور معیار حق ہے) سچے اور آپ کا دعویٰ قابل تسلیم
ہوتا ورنہ تواریخ سے اُنکے حالات اور فتوحات کو لکھکر آیات قرآن کا مستحق اور
مصداق ٹھہرانا اور اوسپر اس فقرہ کا جڑ دینا کہ ہیں صرف قرآن مجید سے ہی ان کی
خلافت کو ثابت کرتا ہوں کس قدر بھلا یہ جھوٹ اور شرم کی بات ہے - اسواسطے کہ
قرآن کے تیس پاروں میں نام لیکر انکے فتوحات اور سوانح عمری کا ذکر نہیں ہے

ہاں ان مطالب کا ثبوت تواریخ سے ہوتا ہے جسمیں کوئی باخبر انکار نہیں کر سکتا
پیر بڑے افسوس کی بات ہے کہ آپ نے اثبات خلافت شیخین میں تواریخ یہود و
نصاریٰ پر اسقدر جہ اطمینان حاصل کر لیا کہ درحقیقت اثبات الخلافت عن التواریخ
کو گویا عین اثبات الخلافت عن القرآن کہدیا لیکن مخبر صادق رسول برحق کی احادیث
کو معتبر اور قابل وثوق نہ سمجھنے میں تو آپ کو شرم دامنگیر نہ ہوئی اور ضمناً ناقلین حدیث
کے کاذب اور مفتری قرار دینے میں آپ کو حیا مانع نہ ہوئی خیر آپ حدیث اور محدث
کی نسبت اور گستاخی کر لیں میں یہ سمجھ لونگا لیس ذلک باول قارورۃ کسرت فی الاسلام
ہائے افسوس اسی مسلمانی اور شیخی پر آپنے صرف قرآن ہی کو معیار حق قرار دیا ہے اور
اسقدر نہ سمجھا کہ خود دعویٰ کر کے اپنی ہی دلیلوں سے اپنی راشدہ کو فاسدہ بنا دیا
اور اہل بیت نبوت و رسالت کو اوسمیں گالیاں دیکر اپنا نامہ اعمال سیاہ کر ڈالا دیکھئے
اور ذرا غور کیجئے کہ جب عبدالکریم سیالکوٹی کو اشتہار آئینہ حق نما دیکھکر اضطراب اور
قلق عظیم پیدا ہوا چنانچہ خلافت راشدہ میں بڑے زور سے لکھتے ہیں کہ ازاں بعد
میں عرصہ تک سوچتا رہا کہ شیخین کے الزامات کو کس طریقہ سے دفع کروں اور اسی
غم و فکر میں مینے خواب بھی دیکھا جسکا ذکر وہ اپنے لکچر صفحہ دوم میں لکھتے ہیں جو
ہدایت انکو خواب میں ہوئی تھی کاش وہ اسپر عمل کرتے مگر افسوس ہے کہ اُنھوں
نے اپنی خواب پر بھی عمل نہ کیا وہ خواب ان کا ذیل میں نقل کیا جاتا ہے فقولہ
جب مینے اس لکچر کے دینے کا ارادہ کیا معمولاً جناب باری تعالیٰ میں بہت بہت
دعا کی اور اپنے سید مولا رحمۃ للعالمین صلعم پر درود بھیجکر انتظار کیا کہ اللہ تعالیٰ
اس کام میں مجھے اپنی روح سے تائید بخشے لیکچر کے معین دن کی رات کو کیا دیکھتا
ہوں - اللہ تعالیٰ کا کوئی مبشر میرے دوست چودھری نصر اللہ خاں صاحب وکیل
چیف کورٹ کی تمثیل میں آیا اور مجھے بڑی خوبصورت عینک دکھائی مینے اسے تعجب

بینائی کے لیئے فوق العادۃ نوربخش اور تقویت وہ پایا پوچھنے پر آپ نے فرمایا کہ میں
آپ کے واسطے ہدیہ لایا ہوں میرے دلمیں اس سے بڑا یقین حاصل ہوا کہ اس
کام میں اللہ تعالیٰ میری بڑی نصرت کریگا الے آخرہ لتعبیر سُن لیجئے خواب تو آپنے
بہت عمدہ دیکھا لکن اس خواب کی ہدایت نے آپکو کوئی نفع نہ بخشا اور آپ نے
مطلب اوسکا اولٹا سمجھا بقول شیخ سعدی ؎

نصیحت کن مرا چنداں کہ خواہی   کہ نتواں شستن از زنگی سیاہی

دیکھیئے میں اس خواب کا مطلب بخوبی آپکو سمجھاے دیتا ہوں اور تعبیر کہدیتا ہوں
قبول کرنا نکرنا آپکے اختیار میں ہے اس بات کو اس دُنیا کے کل ڈاکٹر اور حکیم
اور تمامی عقلاء تسلیم کر چکے ہیں کہ چشمہ یعنے عینک کی احتیاج اوس شخص کو ہوتی ہے
جسکی بصارت کم ہو جاتی ہے چونکہ آپ نے اشتہار دیدیا تہا کہ میں خلافت شیخین قران مجید
کو معیار حق اور حکم قرار دیکر ثابت کرونگا اور یہ امر محال عقلی تھا اگر شیخین کی خلافت کا
صرف قرآن مجید سے ثابت ہونا ممکن ہوتا تو تیرہ سو برس ۱۳۰۰ سے بڑے بڑے زبردست
علماء اہل سنت رضی اللہ عنہم مجبور ہو کر یہ نہ لکھدیتے کہ خلافت کا تعین خدا پر اور
رسول خدا پر واجب نہ تہا بلکہ یہ امر اُمت کے اختیار میں چھوڑا گیا تہا کہ جسکو چاہیں
اجماع کر کے خلیفہ بنالیں چنانچہ حضرات شیخین رض کو اپنا خلیفہ بنایا اسکے ثبوت میں صحیح
مسلم و صحیح بخاری وغیرہ کتب معتبرہ کو ملاحظہ فرمالیجئے اور شرح عقاید نسفی کا صہ ۹۴
دیکھیئے خلافتہم ای نیابتہم عن الرسول فی اقامۃ الدین بحیث یجب علے کافۃ الامم
الاتباع ثم الاجماع علی ان نصب الامام واجب علی الخلق لا یجب علے اللہ بدلیل
سمعی و عقلی لقولہ ترجمہ خلافت یعنے نیابت رسول اللہ کی طرف سے قائم کرنے
میں دین کے باین طور کہ بیعت اوسکی اوپر سب امت کے واجب ہو اور اس امر پہ
اجماع ہے کہ نصب کرنا امام کا واجب ہے خلق پر اور خدا پر واجب نہیں ہے جسپر

حدیث اور دلیل شاہد ہے ۔ اب برائے خدا ذرا غور اور تصور فرماویں اور خوب عقل
سے سوچیں کہ اگر قرآن مجید سے شیخین کی خلافت ریگ دریا کے ایک ذرہ کے برابر بھی
ثابت ہوتی تو بڑے بڑے علماء اہل سنت مجبور ہو کر اجماع امت کی جانب رجوع نکرتے
چونکہ آپ کا یہ دعویٰ کہ خلافت شیخین قرآن مجید سے ہیں ثابت کرونگا تمامی متقدمین
و متاخرین علماء اہل سنت و قرآن مجید کے مخالف تھا لہذا آپ کو ہوشیار کرنے
اور راہ راست کی شناخت بتلانے کی غرض سے حالت خواب میں ہدایت ہوئی
ہے اور چشمہ یعنے عینک آپکو ملی جسکا مطلب یہ ہے کہ عینک دینے والا آپکو ہدایت
اور اشارہ کرتا ہے آپکی نابینائی پر اور آپ سے کہتا ہے کہ بصارت تمہاری
جاتی رہی ہے جو دعویٰ کر بیٹھے ہو کہ صرف قرآن مجید ہی حکم اور معیار حق ہے
اور حدیث کو حد اعتبار سے ساقط کرتے ہو بلکہ اشتہار آئینہ حق نما میں جو کچھ
لکھا ہوا ہے وہ سب صحیح اور درست ہے تم اوسکے خلاف کوشش کیوں کرتے ہو
ظاہری اور باطنی بصارت تمہاری ایک آنکھ میں تو پہلے ہی سے نہ تھی یعنے ایک
آنکھ سے تو کانے تھے اب دوسری آنکھ کی بے بصارتی سے اشتہار مذکور کو نہ دیکھو
بلکہ آنکھوں پر عینک لگاؤ بنظر انصاف اور اس عینک کے آئینہ سے اشتہار آئینہ
حق نما کو دیکھو اور گمراہی کو ترک کر کے راہ راست اختیار کرو۔ پس آپ کی خواب
کی صحیح صحیح تعبیر یہ ہے اس دنیا میں بڑے بڑے علماء با انصاف اہل سنت ہیں سوا
علمائے اہل حدیث سے اس تعبیر پر صاد کرا لو کہ آیا اس اخذ قرآن اور ترک حدیث
میں آپکے اس خواب کی یہی تعبیر ہے یا کچھ اور افسوس ہے کہ اس صاف اور صریح
ہدایت پر بھی اگر آپ گمراہی میں پڑے رہیں اور خلق اللہ کو بھی گمراہی میں
پھنسا ئیں تو تمھیں اختیار ہے ۔ من آنچہ شرط بلاغست باتو میگویم ۔ تو خواہ از سخنم
پند گیر و خواہ ملال ۔ اب کہاں گئے وہ آپکے لاہوری نتیجہ مند مرید جو آپ کی خلافت

راشدہ پڑھتے ہوئے لذت سے کودتے اور ناچتے تھے تاکہ وہ آپ کی اس خواب والی عینک کو چند دقیقہ کے واسطے آپسے عاریتہً لیکر لگائیں اور میرے اس مختصر اور پر مغز رسالہ کو پڑھکر ہمیشہ کے واسطے وہ عینک آپ کو سونپ دیں تاکہ مطالعہ اور تحریر کے وقت یہ حق نما عینک آپکو حق دکھا دیا کرے - مجھکو افسوس ہے کہ عبدالکریم سیالکوٹی نے خواب میں ہدایت پاکر بھی راہ راست کو اختیار نہ فرمایا اور اپنی گمراہی پر اصرار کرتے رہے قرآن مجید سے تو خلافت شیخین کو ثابت نکرسکے وہی پرانا سبق یعنے دلایل قیاسی بیان کرنا شروع کردیا کہ جن دلایل قیاسی پر اُنکے مذہب کا دار مدار ہے اور وہ دلایل قیاسی بھی حضرت نے اپنی طبیعت پرزور دیکر بیان نہیں کئے بلکہ نواب محسن الملک بہادر نے جو قیاسات اپنی کتاب آیات بینات میں لکھے ہیں اور جنکا پورا جواب شیعوں نے رمی الجمرات میں تحریر کیا ہے اون قیاسات کا تھوڑا سا حصہ خلاصہ کرکے حضرت نے بیان کردیا اور لہو لگاکر شہیدوں میں داخل ہوگئے جسکو سنکر انہیں کے ہم نوالہ وہم پیالہ اظہار نفرت کرکے جلسہ سے اُٹھ گئے جسکا اقرار اپنے لیکچر کے صفحہ دوم میں کیا ہے بہلا یہ بھی کوئی آپکی علم کی دلیل ہے کہ تیرہ ۱۳۰۰ سو برس سے یہ مسٔلہ خلافت زیر بحث ہے فریقین کی جانب سے ہزارہا کتابیں تصنیف کی گئیں اگر آپ کو ان کا علم نہ ہو یا آپ ان کا مطالعہ نہ کریں تو کسکی تقصیر ہے ذرا آنکھیں کھولو اور یہی عینک لگاکر ان کتابوں کا مطالعہ کرلو تاکہ معلوم ہوجائے کہ تیرہ ۱۳۰۰ سو برس میں کوئی دقیقہ اب مسٔلہ خلافت کا باقی نہیں رہگیا کہ آپ جیسے دریدہ دہن اور مضامین کے چورانے والوں کی ضرورت ہوتا کہ اوہر ادہر کی کتابوں سے چند مضامین سرقہ کرکے خلافت راشدہ نام رکھکر اپنی تصنیف مشہور کردیوے - آپ کیا اگر آپکے کادیانی صاحب یا یوں کہو کہ سارا ٹولے کا ٹولہ بھی جمع ہوکر چاہے کہ جن بات کا

دعویٰ کیا ہے ثابت کردے تو پھر بھی کامیاب نہیں ہوسکتے ولو کان بعضکم لبعض ظہیرا
ہاں آپ کی خلافت راشدہ کی طرح ایسا بڑا دعویٰ کرگئے بھی پھروہی پرانے مضامین
ایک دوسرے کا سرقہ کرکے لکھنا تو آپ جیسے بےعلم مصنفوں میں ہمیشہ سے ہوتا آیا
ہے اور ہمیشہ تک ہوتا جائیگا البتہ آپ اگر کچھ سمجھ رکھتے ہوں تو ہزاروں کتب مناظرہ کا
جو اسوقت تک لکھی جاچکی ہیں استدلال عقلی و نقلی سے مفصل جواب لکھیں ورنہ بار
بار اوسی ایک اعتراض کو ہزار ہا مرتبہ مختلف پیرایوں میں لکھنا جسکے بے شمار جواب
ہوئے گئے ہیں محض سفاہت و جہالت اور اسلام میں نفاق اندازی ہے میرے خیال
میں اگر صرف کتب مناظرہ کا نام ہی لکھا جاوے جو تیرہ سو سال کے عرصہ میں کل دنیا میں
لکھی گئی ہیں تو شاید آپ کی کتاب سے چند گونہ زیادہ بہت جلدیں ہوجائینگی تو باوجود
اسکے انہیں پرانی باتوں کے لکھنے سے کیا فائدہ اور اس فساد کے تازہ کرنے سے جسکا نتیجہ
کہ نفاق کی آگ کے بھڑکانے اور اسلام میں ضعف پیدا ہونیکے ماسوا کچھ بھی نہیں کیا حاصل
یہ آپ کی ظاہرہ مفسدہ اندازی ہے کہ اسلام میں اتفاق اور ملک و رعایا میں کسی طرح
امن نرہے جس سے بیدار مغز ہماری گورنمنٹ عالیہ ہرگز غافل نہیں ہے مگر آپ یاد رکھیں
کہ خواہ آپ حضرات آئمہ اطہار کو گالیاں دیں یا شیخ عبد القادر گیلانی سے افضل بنیں
انشاءاللہ تعالیٰ اسلامی اتفاق آپ جیسے بے علم مفسدوں کے فساد سے ہرگز نہیں ٹوٹ
سکتا اور یہ کل اسلامی فرقے شیعہ ہوں یا حنفی یا اہلحدیث سب کے سب کمال اتفاق و
اتحاد سے جماعت مرزائیہ کے تجنیس و تکفیر پر کمر بستہ کھڑے ہیں۔ عبدالکریم نے جو اپنے
دعوے کے خلاف دلایل قیاسی ثبوت خلافت شیخین میں بیان کئے ہیں انکا تذکرہ
اس مقام پر باعث طوالت ہے اور اون دلائل کا جواب بالصواب کتاب مستطاب
رمی الجمرات میں پہلے سے بتصریح لکھا گیا ہے کیونکہ کتاب مذکور آیات بینات کا رد ہے
اور خلافت راشدہ کا مضمون آیات بینات کا سرقہ ہے لہذا اوسکے مضمون کا پڑتا

اور جو ابادہ شدہ ہو نیکی وجہ میں بنا بر اپنے اصول کے اس سے زیادہ اور کوئی رائے ظاہر نہیں کر سکتا کہ صاحب رمی الجمرات نے جو کچھ لکھا ہے مجھکو انکے ساتھ اتفاق ہے میں انہیں پرانی باتوں کے مکرر لکھنے سے سخت متنفر ہوں۔ اگر آپ مادہ علمی رکھتے ہوں تو لیجئے آپ کے بڑے فاضل ابن تیمیہ کی منہاج الکرامہ کے جواب میں فلسفیانہ طور پر مضامین جدیدہ و براہین عقلیہ و نقلیہ سے حقیر نے کتاب منہاج السلامہ عرصہ پانچ سال سے لکھکر شایع کر دی ہے اگر آپ مرد میدان ہیں تو اس کا جواب بالصواب لکھیں اگر یہ نہیں تو براہ مہربانی میرے رسالہ رسالۃ الغدیریہ جو خاص امامت بلا فصل حضرت امیر علیہ السلام میں فقیر نے تصنیف کیا ہے اور آپکے پاس اسی غرض سے روانہ بھی کیا گیا ہے اسی کا معقول جواب لکھدیں ورنہ آپ کی زبانی جمع خرچ کو کون سنتا ہے اور آپ جیسے جاہل متعصبوں کی باتوں کو کون مانتا ہے انہیں ناچنے والے بیچہ بندروں کو ایسی ایسی باتوں سے خوش کر دیا کرو جو حضرات آئمہ طاہرین کی نسبت آپ کی کتاب میں گندی گالیاں پڑھکر لذت سے ناچنا شروع کر دیتے ہیں آپ کی ان ہرزہ گوئیوں سے کوئی سنی یا اہلحدیث دیندار ہرگز ہرگز خوش نہیں ہوا دیکھلو اور سن لو جس سے دل چاہے پوچھلو کہ ساری خدا کی خدائی ہیں آپ کی اس دریدہ دہنی اور گندہ زبانی سے خدا کی خلقت پناہ چاہتی ہے یہی وجہ ہے کہ خدا نے تمہاری جماعت پر خصوصاً طاعون کو نازل کیا جسکی تفصیل میرے مضمون طاعون سے تمپر کھل جائیگی ذرا صبر کرو۔ بہر حال دیکھو اور پھر دیکھو غور کرو اور پھر غور کرو کہ حضرات آئمہ طاہرین علیہم السلام کو دل کھولکر گالیاں علانیہ دیکر پھر اپنا بیچا چھوڑانیکے واسطے کہدیتے ہیں کہ جس علی یا حسین یا مہدی علیہم السلام کو ہمنے گالیاں دیں وہ حمد شیعوں کے علی اور فرضی علی پر تھا دیکھو حاشیہ لیکچر خلافت راشدہ

جسکا یہ مطلب ہوا کہ شیعوں کا علی تو فرزند ابو طالب زوج بتول ابن عم رسول ہیں ہمنے اوس علی کو گالیاں دی ہیں افسوس کیا ہو گیا آپ کی عقل کو جو اس قسم کے جاہلانہ اور متعصبانہ کلمات لکھکر عوام کو شک و شبہ میں ڈالدیتے ہو مگر یہ کہ آپ قایل ہو جائیں کہ ہماری جماعت مرزائیہ نے پھر تبہ علی کے بہت سے علی بنا لئے ہیں آپ کا علی تو زوج بتول پیر تھوا لیجئے فرض کیا کہ شیعوں نے بقول آپکے علی کے حق میں غلو ہی کیا خدا کے بندے خواہ یہ اونکا عقیدہ صحیح ہو یا غلط لکن انکی نیت اور ارادے میں تو وہی علی ابو طالب کا فرزند اور رسول کا ابن عم اور بتول کا شوہر ہے یا اور کوئی پھر آپنے باہمی تنازعہ لفظی میں اونکے علی کو گالیاں دیکر اپنا نامہ اعمال کیوں سیاہ کر ڈالا اور طرفہ یہ کہ کس قدر جہالت اور بے باکی ہے کہ ظاہر میں شیعوں کا اور اپنا دو علی بنا کر اونکے علی کو گالیاں دل بھر کر کہدیں اور پھر عوام کی زبان بندی کے واسطے اسی کو اپنا علی کہکر زبانی حسن عقیدت کو ظاہر کر دیا نا عاقبت اندیش نے اسقدر تامل اور تفکر نہ کیا کہ فی الحقیقت وہ ایک ہی علی زوج بتول ابن ابی طالب ہے جنکی نسبت شیعونکا ویسا اور ہمارا ایسا مختلف خیال ہے۔ یہ سارے واقعات اور مباحثات محض جناب علی کی دشمنی کے سبب ظہور پذیر ہوئے اور ہوتے جاتے ہیں اور ان ذریعوں سے کم علموں جاہلوں کو دھوکا دیا جاتا ہے اور وہ لوگ بوجہ ناواقفیت محض بنا بر تقلید اپنے باپ دادوں کے دھوکے میں آکر عاقبت اپنی خراب کرتے ہیں اور دنیا میں بھی انکو اس عقیدہ فاسدہ کاسدہ کے سبب کوئی نفع نہیں ہوتا لکن تعجب اسبات کا ہے کہ اب اس بہکانے سے کیا حاصل جبکہ خلافت متنازع فیہا خاندان بنی امیہ میں باقی رہی نہ بنی عباس میں کہ خوف زوال ہو نہ آل رسول ہیں بقول آپکے خلافت کے پہنچنے کا کوئی اندیشہ ہے اب تو اس قسم کے مباحثات اور اعتقادات اور آئمہ اطہار کی نسبت گالی گلوچ سے اسلام ضعیف ہوتا جاتا ہے اور آتش تعصب و عناد بڑہتی جاتی ہے

کیونکہ ممکن ہے زمین کے کسی حصّہ پر اگر آپ جیسا کوئی متعصّب شیعہ بھی آپ کے
پیشواؤں کو گالیاں دیکر لکھدے کہ میرا حملہ بھی آپکی فرضی حضرت ابوبکر و عمر و
عثمان رضی اللہ عنہم پر تھا تو کسقدر نامناسب اور باعث فساد ہے اگر ہمارے علی کو
آپکی علانیہ گالیاں دینی تبرّا نہیں تو شیعوں کا آپکے اسی مسلّم معیار کے مطابق آپکے
فرضی حضرت ابوبکر سے برائت چاہتے ہیں کیوں تبرّا کہا جاوے آپکے مسلّم معیار سے
تو یہی ثابت ہوا کہ اسکو بھی تبرّانہ سمجھا جاوے بلکہ آپ کا ایسی تحریروں سے اصلی
یہی منشا ہے کہ سنّی اور شیعہ باہمی تبرّا بازی میں اگر مشغول ہو جاویں تو ہماری جماعت
کا پیچھا چھوٹا رہیگا مگر آپ بہر صورت یاد رکھیں خوب یاد رکھیں کہ میرا یہ اصول ہے کہ
میں ہمیشہ سے اتفاق کے مسئلہ کو مدّ نظر رکھکر آپکے اس مستعمل اور مسلّم معیار کا سخت
مخالف ہوں اور قوی امید کرتا ہوں کہ میرے ہم خیال دیندار مسلمان بھی آپکے
اس خبیث خیال فتنہ انگیز کے مخالف ہونگے ۔ میرے خیال میں تو اب حضرت علی
اور اولاد علی کی دشمنی ترک کرکے اتفاق باہمی کی جانب رجوع کیا جاوے تو بہتر
ہے مسئلہ خلافت کی تحقیق میں تیرہ سو برس سے جسقدر کتب مناظرہ لکھی گئی ہیں وہ
حتماً ایک طالب حق کیواسطے دلیل کافی اور برہان شافی اور بیتیاں وافی ہیں براہ
مہربانی آپ جیسے دریدہ دہن اور علم مناظرہ سے یکقلم ناواقفوں کے مطلق
ضرورت نہیں ہے کہ آئمہ اہل بیت رسالت جو کل اہل قبلہ میں اتفاقاً واجب التحریم
لازم التعظیم قطعاً مانے جاتے ہیں انکو کہیں شیعوں کا علی کہیں رافضیوں کا حسین
کسی مقام پر فرضی خونی مہدی کہکر تڑا تڑ سبّ و شتم دینا شروع کردے اسوقت
تک شیعوں کے بغیر اہل قبلہ اگر علی کو خلیفہ بلا فصل نہیں مانتے تو نہ سہی مگر چہ
رابع تو سب ہی مانتے ہیں اور اکثر فرقے آنحضرت کو مع اولاد کے امام مہدی تک
بوجہ صحابت اور نیز بوجہ قرابت کے اور صحابیوں سے افضل اور زیادہ واجب التعظیم

سمجھتے ہیں اور اسلام میں ایسے تیلیلے چند اشخاص ہونگے جو کم از کم علی کو افضل نہیں تو
شیخین کے مساوی تو ضرور ہی مانتے ہیں مگر آپ کے بغیر اسلام کے کسی فرقہ میں سے
ایک شخص بھی ایسا نہیں معلوم ہوتا جسنے آپ کی طرح حضرت علی فداہ روحی کو علانیہ
گالیاں دیکر اسلام کا مدعی ہوا ہو اور اسپر یہ خیال کرتا ہو کہ اہل سنت اوسکی اس سخت
جسارت اور بے ادبی پر خوش ہوتے ہونگے ہرگز اہل سنت بلکہ کسی فرقہ اسلام کا
یہ اعتقاد نہیں ہے اہل سنت تو اپنی کتابوں میں بنص آیہ مباہلہ (انفسنا) علے
علیہ السلام کو نفس رسول ص مانتے ہیں اور نفس رسول ایسے شخص کے بغیر کہ تمام صفوں میں
ہیں (باستثنار نبوۃ) مثل رسول اللہ کے ہو کوئی دوسرا شخص نہیں ہو سکتا سو علی
علیہ السلام کا مثل انبیار اور رسول اللہ کے ہر صفت میں ہونا حدیث تشبیہ (جو متواتر
اور متفق علیہ بین الفریقین ہے) سے ثابت اور اظہر من الشمس ہے پس علوم اسلام
سے آپ کی ناواقفیت آپ ہی کا قصور رہا یا کسی اور کا اسی اطلاع اور مادہ
علمی کے بھروسے پر آپنے سلسلہ تصنیف اور اس میں نفس رسول اللہ کو گندی
گالیاں دینی شروع کردیں کیوں حضرت اسی اعتقاد پر آپکو خلافت راشدہ
میں محمدی سنی ہونے کا دعویٰ ہے اور آپ کے اسی اعتقادی مناظرہ
اور مباحثہ پر آپکا یہ لکچر بقول آپ کے تشیع پر خوفناک کاری حربہ کی شکل میں
نمودار ہوا ہے واہ صاحب واہ اب ذرا ادھر غور کیجئے کہ مؤلف صاحب نے
اسی اعتقاد پر اپنی نسبت اہلبیت کے ساتھ دعویٰ محبت اور عقیدت کا اظہار فرمایا
ہے دیکھو خلافت راشدہ صہ۲۵ سطر ۶ میں لکھتے ہیں (اور ایسا ہی ہم حضرت علی
اور جناب حسن اور جناب حسین اور جناب زین العابدین اور جناب باقر اور جناب
صادق کی دل سے عزت کرتے انکو خدا تعالیٰ کے برگزیدے اور سچے جنبوں مسلم و مومن
تسلیم کرتے ہیں اور مجذوم اور ملعون سمجھتے ہیں ایسے دل کو جس میں انکا بغض ہے

انتہیٰ ان دو بالائی واڑوں میں عبدالکریم کی اصل عبارت ختم ہوئی ہیں حق پوش
بن جاؤنگا اگر اس موقعہ پر مؤلف مذکور کی منافقانہ رفتار کا ذکر نہ کروں کہ صاحب
من سنئے اور ذرا غور سے سنئے کہ لعنۃ اللہ علی القوم الکاذبین اسواسطے کہ آپ
کیا اپنے مذکورہ اعتقاد پر حلف اُٹھا سکتے ہیں ہرگز نہیں کیونکہ آپکے یہ تحریر منافقانہ
رنگ میں رنگین کی گئی ہے اگر آپ مذکورہ اعتقاد میں اہل بیت رسالت کی
نسبت صادق ہوتے تو ہرگز شیعوں کے علی کو گالیاں نہ دیتے کیونکہ درحقیقت وہی
آپ کا بھی علی ہے اگرچہ انکی نسبت آپکے اور شیعوں کے عقاید میں کسی قدر اختلاف
ہو لیکن باہمی اختلاف عقاید سے علی تو نہیں بدل گیا بلکہ علی تو وہی ابوطالب کا بیٹا
رسول کا ابن عم بتول کا شوہر ہی رہا پھر علی کو گالیاں دیکر مذکورہ عقیدہ اور اسلام
کا مدعی ہونا منافقانہ رنگ میں تحریر ہوا یا نہ ہوا اور نہ خلافت راشدہ کے صد ۲۵
سطر ۱۷ سے دیکھ لو یہ کلمات لکھے ہوئے ہیں (ماننا پڑتا ہے کہ علی ڈرپوک کمزور
تقیہ باز شیخین کی حضور میں تملق کرنے والے انکے مال غنیمت سے حصہ لینے کیخاطر
خاموشی اور نفاق سے بسر کرنیوالے اور اپنی بیوی کے اسقاط حمل پر بھی صبر
کرنیوالے اور ایک عرصہ دراز تک یعنے صدی کے چوتھے حصہ تک خلافت کی حسرت
میں کڑھنے والے تھے اور اسی اخلاقی کمزوری کا اثر انکی اولاد پر بھی پڑا (
ایضاً کتاب مذکور کے صد ۲۴ سطر ۲ کا ملاحظہ کر لو (علی اور آپ کی ذریت کسقدر
کمزور اور گرے ہوئے انسان اور مخذول اور ناقابل ذکر لوگ ہیں) انتہیٰ
نعوذ باللہ تعالیٰ برائے خدا کوئی صاحب غیرت تو مؤلف سے دریافت کرے
کیوں صاحب آپ کی پہلی تحریر متعلق اظہار عقیدت کو تسلیم کیا جاوے یا کہ یہ
دوسری تحریر جسمیں انکی ناکامیوں نامرادیوں یاسوں اور حسرتوں اور
ارمانوں کا ذکر فرمایا ہے اور آپکو دونوں تحریروں میں سے کونسی تحریر میں

مصادق مانا جائے آپکی اس منافقانہ تحریر کی تصدیق تو آپ ہی کی تحریر دم نے
خاص و عام پر واضح کردی پھر آپ جیسے راس رئیس منافقین کا عقیدہ فاسدہ
اہل بیت کی نسبت کس صاحب پر مشتبہ یا پوشیدہ ہو سکتا ہے الحمد للہ کہ آپ ہی کی
تصنیف نے آپکے مذہب کی قلعی کھولدی کہ فرقہ مرزائیہ کے اس قسم کے منافقانہ عقائد واہیہ
ہیں جو روی زمین شورہ و شیریں پر کوئی باغیرت فرقہ آپ کی جماعت سے میل
جول تک رکھنا ہرگز نہیں پسند کرتا اور بکمال نفرت سے آپکی جماعت کو ٹھوکریں مارتے
ہوئے اپنے سے دور کر دیتے ہیں باوجود اسکے آپ بڑے زور سے لکھتے ہیں دلبس
یہی کہ میں بفضل اللہ یکا محمدی سنی ہوں دیکھو صفحہ ۵ سطر ۸ لیکچر خلافت راشدہ
حضرت من لعنۃ اللہ علے الکاذبین کیوں بیچارے سنیوں کو ایسے عقیدے ظاہر
کرکے بدنام کرتے ہو وہ بیچارے ہرگز آپکی طرح حضرت علی کو گالیاں نہیں دیتے
اور آپکی طرح ہرگز ایسے بیہودہ اور لچر کلمات زشت اور نازیبا سے انکو یاد نہیں
کرتے اہل سنت جماعت رضی اللہ عنہم اگرچہ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کو
رابع الخلفا مانتے ہیں مگر سمجھ لو اور خوب سمجھ لو کہ بعد پیغمبر صلعم کے بوجہ صحابیت اور
نیز بوجہ قرابت کے انکے پایہ کا کسی فرد بشر کو نہیں جانتے۔ اس قسم کی منافقانہ
تحریروں کو انکی طرف نسبت دینا یہ سب آپ کی زیادتیں ہیں تاکہ علی اور
اولاد علی کی دشمنی میں بیچارے عوام سنیوں پر حال مشتبہ کر ڈالیں یریدون
ان یطفؤا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون۔ میرے
پاس صدہا علماء اہل سنت اور فضلاء اہل حدیث کے خطوط اسوقت موجود
ہیں جنمیں آپکے عقاید فاسدہ کا صریحا باطل ہونا اور آپکی جماعت کے کفر و
نجاست کا فتویٰ بالمواہیر ثبت ہے اور میرے پاس بھی بغرض طلب فتویٰ
آپکی نجاست اور کفریت کیواسطے بھیجے گئے ہیں باوجود اسکے آپ کا خود کو سنی

اور محمدی لکھنا بالکل بیجا اور فریب دہی ہے آپ تو خود کو احمدی مشہور کرتے ہیں اگر احمدی فرقہ محمدی فرقے سے مخالف نہوتا تو خود آپ اور آپکی ساری جماعت کسواسطے اپنے کو احمدی کہتے اور کیوں رجسٹر مردم شماری میں بصد التماس ایسا لکھواتے۔ احمدی ہوکر پھر خود کو محمدی سنی لکھنا منافقانہ فریب دہی نہیں تو کیا ہے۔ میں سچ کہتا ہوں اور چلا چلا کر قوم کو آگاہ کئے دیتا ہوں کہ یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ آپ کے اس اعتقاد کا زہریلہ اثر اون لوگوں پر ہرگز نہ ہوگا جو دل سے مسلمان ہیں اور قیامت کا خوف اونکے دلمیں ہے اور حضرت علی کو افضل الامم جانتے ہیں خواہ وہ سنی ہوں یا شیعہ میں امید کرتا ہوں کہ حضرات اہل سنت جماعت ضرور مختلف موقعوں پر تحریراً اور تقریراً عبدالکریم کے اس منافقانہ امیزش کو صاف لفظوں میں اظہار کردینگے تاکہ باوجود حضرات آئمہ اطہار کی شان میں ایسے سخت اور نازیبا کلمات استعمال کرنے پر اسنے جو خود کو محمدی سُنی ظاہر کرکے اہل سنت کے عقاید پر دھبہ لگایا ہے اور عوام الناس کو فریب دہی کیواسطے آپکے مذہب کو بدنام کیا ہے مبادا کم علم اور جاہلوں کے عقاید میں خرابی پیدا ہوجاوے۔

اب ذرا ادہر نظر ڈالئے کہ عبدالکریم بڑے فخر سے خلافت راشدہ کے صـ۲۳ سطر ۲۰ میں بے اختیار اور کم ظرفوں کی مانند اپنے جاموں سے باہر ہو کر حدیث کسوف و خسوف کو لکھتے ہیں اور بکمال خوشی اور وجد میں آکر لاہوری منچہ بند مریدوں کیطرح خود اپنی تحریر کی تعریف میں بے ساختہ کودنا اور ناچنا شروع کردیتے ہیں شعر شائق لاہوری ؎ رقیباں را بہ بزمت خوش نمیاید تماشا ہا + برنگ بسمل تیغ نگہ قصیدہ گویا پھر بڑے زور سے لکھتے ہیں کہ مجھے انتظار اور شوق ہے کہ میاں حایری اس کا کیا جواب دیتے ہیں)۔

جناب من سنئے اور ذرا کان کھولکر سنئے کہ آپ نے صـ۹ کے شروع میں دارقطنی
کی حدیث کو نقل کیا ہے ان لمہدینا اٰیتین لم تکونا منذ خلق السمٰوٰت والارض
ینخسف القمر لاول لیلۃ من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف منہ جسکا تاویلی ترجمہ
وہ اس طرح لکھتے ہیں یعنی ہمارے مہدی کی تائید و تصدیق کے لئے دو نشان مقرر
ہیں اور جب سے کہ زمین و آسمان پیدا کئے گئے وہ دو نشان کسی مدعی کے وقت
ظہور میں نہیں آئے اور وہ یہ ہیں کہ مہدی کے دعوے کیوقت چاند کو اسکی پہلی
رات گھن ہوگا × جو اسکے تین راتوں میں پہلی رات ہے یعنے تیرھویں رات اور
سورج کو اسکے گھن کے دلوں میں سے اس دن گھن ہوگا جو درمیان کا دن ہے
یعنے اٹھائیسویں تاریخ × یہ ترجمہ جسقدر کہ دو مدہانی × صورت میں دکھایا گیا ہے
یہ عبدالکریم کی علانیہ دست اندازی حدیث کے ترجمہ میں ہے اسواسطے کہ حدیث
مذکور میں کوئی بھی ایسا لفظ نہیں جسکا یہ ترجمہ ہو سکتا ہو آنکھیں کھولو اور ذرا
ممیریکا سرمہ لگا کر وہی خواب والی عینک لگا لو اور پھر اس حدیث کے اصلی
لفظوں میں خوض کرو تب جا کر آپکو واسطے یہ کھلیگا کہ علامت ظہور مہدی سے کہ ماہ
رمضان کی پہلی شب کو چاند گھن اور نصف رمضان یعنے پندرھویں دن کو سورج
گھن ہوگا جو یہ خلاف قاعدہ ہیئت وقوعہ مہدی علیہ السلام کے ظہور کی علامت ہے
ورنہ قاعدہ ہیئت کے مطابق رمضان یا کسی اور ایک ہی مہینے میں چاند اور سورج
کا گھن بیسوں مرتبہ ہو چکا ہے اور نہ معلوم کئی مرتبہ آئندہ بھی ہوگا پس اس
باقاعدہ وقوعہ کی خصوصیت ہی کیا ہے جو علامت ظہور اسے قرار دیا جاوے خلاف
قاعدہ ہیئت ہونیکے وجہ سے ہی تو حدیث میں اسکو علامت ظہور قرار دیا ہے
اور اس ہدایت اور علامت مخصوصہ کو ان صریح لفظوں میں ظاہر کیا گیا ہے لم
تکونا منذ خلق السمٰوٰت والارض یعنی جبسے زمین و آسمان پیدا ہوا بوجہ خلاف

قاعدہ ہونیکے کبھی ایسا واقعہ ظہور پذیر نہیں ہوا اس علامت کا آپکے تاویلی معنوں میں پورا ہو جانا ہی اگر شرط ہوتا تو منذ خلق السموات والارض ذکر فرمانے کی کوئی حاجت نہ ہوتی - پھر ثابت ہوا کہ گذشتہ چند سالہ کسوفین کسی طرح بھی مرزا کی مہدویت کی علامت نہیں ہو سکتی اسواسطے کہ وہ چاند گہن رمضان کی پہلی رات اور سورج گہن رمضان کی پندرھویں تاریخ میں نہیں واقع ہوا - دیکھو پیسہ اخبار واخبار جعفر زٹلی لاہور ۱۸۹۴ء - خدا آپ کو عقل دے اور بصیرت واقعاً آپ تو بیچارے مسلوب البصارتین ہیں بدقسمتی سے ظاہری بصارت بھی تو ایک آنکھ سے علی المشہور جاتی رہی ہے - لیجئے مجھے خوب ہی موقعہ پر یاد آگیا ہے کہ خواب میں جو چشمہ یعنے عینک اسی غرض سے آپکو عنایت ہوئی ہے ذرا آنکھ پر لگا کر میرے اس مضمون کو سوچ سمجھکر پڑھ لو پھر دیکھو کیا رنگ دکھاتا ہے اور آپنے جو اپنی کتاب کے ص۲۲ میں میاں حائری سے بصد شوق حدیث کسوفین کا جواب طلب کیا ہے اسکو پڑھکر بتا دو کہ آپ کی تسلی بخش ہے یا نہیں - آپ کا ناچ کر اس بات کو ظاہر کرنا کہ (مجھے اس موذی اشتہار سے قبل اس کا ہرگز علم نہ تھا کہ آخری امام کے لئے شیعوں کی کتابوں میں بھی کسوف وخسوف ماہ رمضان اور طاعون کو نشان قرار دیا گیا ہے) انتہیٰ دیکھو ص۲۲ کتاب مذکور - جناب من میرے خیال میں آپ تو خدا کے فضل سے بجز حلوا و منڈا ایکدو سنی سنائی باتوں کے ہر علم سے مطلق بے بہرہ ہیں آپ کی علمیت پر تو دارقطنی والی حدیث کا ترجمہ کرنا ہی دلیل کافی ہے آپ کے مبلغ علم کا تو ماشاءاللہ یہ حال ہے کہ ساری عمر بسر کرکے خود آپنے اعتراف واقرار کر لیا کہ شیعوں کی کتابوں میں حدیث کسوفین کا مجھے آج علم حاصل ہوا پھر لطف یہ کہ اپنے اس وسیع علم کے بھروسے پر آپ نے خوشی میں آکر ناچنا شروع کر دیا واہ صاحب واہ یہ آپ ہی کا حق تھا - سنئے میں آپ کو

سنی اور شیعہ کی بہت کتابیں بتائے دیتا ہوں جنمیں حدیث کسوفین مسطور ہے
ان میں بھی حدیث مذکور کو ملاحظہ فرمالیں اور اچھی طرح دل کھول کر
نتیجے لیں طاعون کے متعلق جو حدیث کہ آپ نے اکمال الدین میں ملاحظہ
فرمائی ہے اسکا تحقیقی جواب تو میرے مضمون طاعون سے دیکھ لیجئیگا
لیکن احادیث کسوفین کے متعلق یہاں تسلی اپنی فرمالیں قال علیہ السلم
آیتان تکونان قبل قیام القایم کسوف الشمس فی النصف الاول
من شھر رمضان والقمر فی آخرہ یعنی دو نشانیاں ہونیوالی
ہیں قبل ظاہر ہونے حضرت امام مہدی علیہ السلم کے آفتاب کا گھن رمضان
کے پہلے نصف حصہ میں اور چاندگھن ماہ مذکور کے آخر میں ہوگا - روایت
کیا ہے اسکو کافی میں حضرت کلینی نے بدر بن خلیل اور ابن شاذان سے
اور شیخ مفید نے ارشاد میں اور ابن شہر اشوب نے ثعلبہ بن ازدی
سے - اور علامہ صدوق نے حضرت امام ابی جعفر علیہ السلم سے علامات
مہدی میں اور ابن طاؤس نے اور علامہ مجلسی نے بحار سما والعالم اور
مجلد رجعت میں اور جزائری نے انوار میں اور حافظ ابو نعیم نے دلایل
النبوۃ میں انکے بغیر بھی بہت محدثین شیعہ وسنی کی مسانید میں اسانید
معتبرہ سے حدیث الکسوفین قدرے اختلاف عبارات سے علامات مہدی
علیہ السلم میں مسطور ہے اور حقیر نے بھی مفصل بحث حدیث کسوفین کی
نسبت کتاب غایت المقصود کے حصہ اول میں کردی ہے - آپ بیچارے
ایک حدیث دار قطنی اور ایک حدیث اکمال الدین کو دیکھکر مارے خوشی
کے جاموں میں نہ سماسکے اللہ رے خوشی ہو تو ایسی ہو کسی کو کروڑ روپیہ
ملنے میں بھی اسقدر خوشی نہیں ہوتی اور کوئی بیچارہ مؤلف مذکور کی طرح

ایک ہی روپیہ کے ملجانے میں مارے خوشی کے شادی مرگ میں مبتلا
ہو جاتا ہے ہاں صاحب سچ ہے کہ ہر شخص کو خوشی کا حاصل ہونا اسکی
ظرفیّت پر منحصر ہے اسواسطے کہ الاناء یترشح بما فیہ۔ اب ہمیں خوف ہے
کہ مذکورہ بہت سی کتابوں میں مولف صاحب کہیں حدیث الکسوفین
کو دیکھکر بیچارے شادی مرگ میں نہ مبتلا ہو جائیں سو اسکے حال پر ہم
رحم کہا کر اس کا بھی علاج بتائے دیتے ہیں کہ کوئی صاحب علم تو ان سے
پوچھے ارے بھلے مانس بتا تو سہی کہ حدیث الکسوفین تو ہر کتاب میں آپکی
تکذیب ہی کر رہی ہے اور چلا چلا کر مرزا کے کذب پر گواہی دے رہی ہے
کہ جو رمضان المبارک میں گذشتہ چند سالہ کسوفین کو اپنی مہدویت کی دلیل
کہتے ہو محض کذب اور عوام کو دھوکا دہی ہے اسواسطے کہ وہ حدیث النبی
کے مطابق یعنے اول شب رمضان میں چاند گہن اور نصف یعنے پندرھویں
تاریخ میں سورج گہن نہیں ہوا ہے بلکہ وہ گذشتہ چند سالہ کسوفین مطابق
قاعدہ ہیئت یعنے رمضان کی تیرھویں رات چاند گہن اور اٹھائیسویں تاریخ
کو سورج گہن ہوا ہے اور ان تاریخوں میں گہن لگنے کے متعلق علامات
مہدی کی نسبت کسی حدیث میں ذکر نہیں ہوا ہے پر اسکو کسی صورت
میں بھی مہدویت کی علامت قرار نہیں دیسکتے کیونکہ بیسوں مرتبہ ایسا ہو چکا
ہے اور نہ معلوم آئندہ کئی مرتبہ ایسا ہوگا ذرا شرم شرم شرم۔ پھر
مؤلف مذکور بزعم ناقص خود علامت کسوفین کے پورا ہو جانے کی وجہ
خلافت راشدہ کے صفحہ ۷ سطر ۱۱ میں بڑے اطمینان سے یوں لکھتے ہیں
(اب میں نہیں سمجھتا کہ شیعوں کے پاس کیا عذر باقی رہگیا ہے اور وہ
کیونکر اس شخص کے قول [illegible] مسیح موعود اور مہدی مسعود اور

امام منتظر ہونے کا دعوی کیا) جناب من آپ کس طرح ایسے عظیم امور کو
سمجھ سکتے ہیں آپ کو علم اور واقفیت علوم اسلام ہو تو سمجھیں ورنہ ادہر
ادہر سے اردو کی دو چار کتابیں دیکھکر بھلا کوئی ایسے علمی راز اور اسرار بھی
سمجھ سکتا ہے ہرگز نہیں اگر آپ نے یہ سمجھ لیا ہوا ہوتا تو کیا ممکن تھا
کہ آپ مرزا کی ارادت اور مہدویت پر باقی رہتے نہیں ہرگز نہیں - یہ
ساری خرابی آپ اور آپ کی جماعت کی علوم اسلام سے مطلق ناواقفیت
کا نتیجہ ہے خیر بس اب آپکے اس سوال کا جواب لکھتا ہوں اور آپ کی
ناواقفیت کی وجہ عام طور پر واضح کیئے دیتا ہوں کہ اب بھی کل اہل اسلام
کے پاس کیا عذر باقی رہگیا ہے لیکن بصد التماس آپ سے یہ امید ہے کہ
آپ چند دقیقہ کے واسطے وہی خواب والی حق نما عینک اپنی آنکھوں پر
لگا کر کتب سنی و شیعہ کا اور ذرا مطالعہ فرمالیں تاکہ جیسا میرے پہلے اشتہار
کے مطالعہ کے بعد بھی اس بات کا علم قطعی آپ کو حاصل ہو جائے کہ کل
اسلامی فرقوں میں امام مہدی علیہ السلم کی علامات ظہور میں صرف حدیث
کسوفین کا پورا ہونا ہی شرط نہیں ہے بلکہ کتب احادیث میں تین سو
علامت کے قریب لکھی ہوئی موجود ہیں جنمیں سے بمشکل پچاس ساٹھ
علامتیں اسوقت تک ظہور پذیر ہو چکی ہیں اور باقی ضرور ظاہر ہونے
والی ہیں پس اول تو گذشتہ چند سالہ کسوفین ماہ رمضان میں اہل اسلام
کے پاس مطابق حدیث ہرگز نہیں پورا ہوا جیسا کہ میری گذشتہ تحریر
سے بخوبی واضح ہے اسپر بھی فرض کیا کہ آپ اپنی ہٹ دہرمی کی وجہ سے
حدیث کسوفین کے لفظی اور حقیقی معنے اگر تسلیم نہ کریں بلکہ خلاف قاعدہ و
حقیقت بزعم خود تاویلی معنوں میں ہی پورا ہو جانے پر قایل رہیں تو

اون پچاس ساٹھ ظاہر شدہ علامتوں ہیں سے اس حدیث کسوفین کو بھی فرض کر لینگے مگر اس سے کیا ہو سکتا ہے منجملہ تین سو علامتوں کے پچاس نہیں ساٹھ نہیں لیجئے بقول آپکے اس حدیث کسوفین کے سمیت اکسٹھ ہی پوری ہوئیں ہاں صاحب ہوئیں اور مانا کہ ضرور ہوئیں مگر باقی دو سو انتالیس علامتوں کو کہاں سے پورا کیجئیگا اور اہل اسلام تو شیعہ ہوں یا سنی بغیر ظاہر ہونے ان باقی علامتوں کے ہرگز کسی کو آپکیطرح مسیح موعود اور مہدی مسعود اور امام منتظر نہیں مانسکتے - کیوں صاحب اب تو آپ نے سمجھ لیا کہ شیعہ یا سنی صاحبان کے پاس کیا عذر باقی رہگیا کہ وہ آپکے مرزا کو مہدی نہیں مانتے اگر اب بھی آپ کی سمجھ میں نہ آیا ہو تو میری کتاب غایت المقصود کے چاروں حصوں کا وہی خواب والی عینک لگا کر غور سے مطالعہ فرما لیں جس سے آپ کو بہت تازی تازی باتیں اور معیار حق حاصل ہو سکتا ہے وما علینا الا البلاغ - خاتمہ - میں یقین کرتا ہوں کہ عام اہل اسلام پر واضح ہو گیا ہوگا کہ عبدالکریم سیالکوٹی نے کیا علت غائی مدنظر رکھکر اس کتاب خلافت راشدہ کو تالیف کیا ہے - علت غائی تو کتاب مذکور کی عبارت سے ہی صاف واضح ہے کہ حضرات آئمہ اطہار اہل بیت رسولکریم کو دل کھولکر سخت گندی گالیوں اور طرح طرح کی نازیبا جراحات اللسان سے اہل اسلام کے قلوب کو سخت مجروح کیا ہے اور مؤلف مذکور نے اپنے زعم ناقص سے ان ساری باتوں کا یہ نتیجہ نکالا ہے کہ جب میں شیعوں کے علی کو گالیاں دونگا تو ضرور کسی نہ کسی جاہل اور متعصب شیعہ کو بھی جوش آ ہی جائیگا اور جوش میں آکر وہ مجھے بھی سنی سمجھکر سنیوں کے پیشواؤں کو گالیاں لکھدیگا چنانچہ اسی غرض سے اسنے مذکورہ کتاب کے صـ۲ سطر ۸ میں خود کو محمدی سنی لکھدیا ہے

وحال آنکہ نہ وہ سنی ہے اور نہ اہل سنّت اوسکو سنی سمجھتے ہیں وہ خود کو
احمدی مرزائی جانتا ہے پہر اوسنے اگر سنیوں کے لباس میں خود کو ظاہر کرکے
کسی جاہل اور متعصب شیعہ سے اسطرح چھیڑ چھاڑ کر لازم التعظیم پیشوایان اہل
سنّت کو برا کہلوا لیا تو اوسکا کیا بگڑتا ہے بلکہ اوسکا اور اوسکے مرزا کادیانی
کا اسمیں سراسر فائدہ ہے اسواسطے کہ اب انکو پورا یقین ہو گیا ہے کہ اسلامی
فرقے سب کے سب کیا حنفی کیا شیعہ اور کیا اہل حدیث سارے بمنزلہ یک جان و
دو قالب متحد اور متفق ہو گئے ہیں اور آپسمیں شیر و شکر کی طرح ملکر جماعت
مرزائیہ کی تکفیر و تحقیر اور تخسیس میں کوشاں ہیں اب ان میں بجز تذلیل جماعت
مرزائیہ کے اور کوئی خیال ہی نہیں رہا۔ اسواسطے اس دشمن علیؑ و ابوبکرؓ
نے کتاب مذکور میں حضرت علی سے لیکر امام مہدی تک سخت گندی گالیاں
دیکر بزعم خود اسلامی فرقوں میں باہمی آتش تعصب کو بھڑکانا چاہا تھا اور خود
کو محمدی سنی جتلا کر طلب جواب کیا تھا یعنے جیسا مینے انکے سب کے سب پیشوایان
دین کو گندی گالیاں دیکر یاد کیا ہے ضرور وہ بھی مجھے سنی سمجھکر میرے پیشوایان
دین کو گالیاں دینگے جسکی وجہ شیعہ اور سنی میں باہمی نفاق کیطرف توجہ مبذول
ہو جائیگی اور اس سخت اتفاق و اتحاد کے ٹوٹ جانے کی وجہ سے جماعت مرزائیہ
کا پیچھا کچھ دنوں تک تو چھوٹا رہیگا وحال آنکہ علیؑ اور ابوبکرؓ کی نسبت اس مولف
کی سخت دشمنی پر یہی منافقانہ رفتار اسکی کافی اور بیّن دلیل ہے اسواسطے کہ خود
سنی بنکر شیعوں کے علی کو تڑاتڑ گالیاں دینا اور پھر بہ پیرایہ جواب طلب
اونکی زبان سے سنیوں کے ابوبکر کو بالمقابلہ گالیاں دلوانے میں یہ وسیع
کوشش نہ کی جاتی ورنہ غور کیجئے اور برائے خدا ذرا خوب غور کیجئے کہ گالیوں کا
جواب طلب چہ معنے دارد۔ اے حامیان اسلام اور ناصران دین رب العالمین ٹھو

اور خواب غفلت سے بیدار ہو جاؤ اور دیکھو کہ اس نازک زمانہ میں معصوم اور پاک اسلام جو آپکے آغوش میں بحسن اتفاق تربیت پا رہا ہے دشمنان دین کن تدبیروں سے اسکی بیخ کنی میں کوشاں ہیں اور باہمی حسد و تعصب و نفاق اندازی جسکا زہریلہ اثر اسلام کیواسطے سخت مضر اور مہلک ہے کیسے کیسے حیلوں سے مسلمانوں اور اسلامی فرقوں میں ڈالنا چاہتے ہیں ان عقل کے اندھوں نے تو اسقدر نہ سوچا کہ شیعہ اور سنی کا معاملہ خواہ کسی حد تک پہونچ جائے مگر پھر وہ ایکدوسریکو مسلمان مومن جاننے کی وجہ بمفاد انما المومنون اخوۃ ایکدوسرے کے گویا سگے ہی بہائی ہیں اور آپ کی جماعت پھر بیگانی کی بیگانی ہی رہی اسواسطے کہ سنی ہوں یا شیعہ علی کو تو خلیفہ سبھی مانتے ہیں باقی رہا پہلے یا چوتھے درجہ کا باہمی اختلاف سو یہ کوئی بڑی بات ہی نہیں بخلاف مرزا کے کہ اسکو آپ تو خلیفہ اور امام اور مامور اور مہدی اور عیسی اور نبی اور رسول غرض کہ سبھی کچھ مانتے ہیں اور ادہر کل اسلامی فرقے شیعہ ہوں یا حنفی یا اہل حدیث انکو کچھ بھی نہیں مانتے اگر مانتے بھی ہیں تو کافر اور کاذب مانتے ہیں پھر فرمائیے شیعہ اور سنی آپسمیں بہائی اور آپ ان سب سے بیگانے کے بیگانے ہی رہے یا نہیں سچ ہے کہ کفار کی عقل پر کفر کی وجہ سے پردے آپڑتے ہیں اور وہ اسقدر بھی نہیں سمجھ سکتے خواہ عینکیں لگائیں یا ممیریکا سرمہ استعمال کرتے پھریں کیں ہمیں اپنی جماعت کو شیعہ ہوں یا حنفی یا اہل حدیث کمال ادب سے آگاہ کئے دیتا ہوں کہ اس جماعت مرزائیہ دشمنان علی و ابوبکر کے تحریری جمع خرچ سے مشتعل ہو کر تیرہ ۱۳۰۰ سو برس کے پرانے مسئلہ خلافت کو تازہ کرنیکا ہرگز ارادہ نہ کریں اور تعصب کی آتش افسردہ کو آب حیات کا دامن نہ دکھائیں مسئلہ خلافت کے محقق کو اسوقت تک تصنیف شدہ کتب مناظرہ کے مطالعہ سے میں ہرگز مانع نہیں ہوتا بے شک

اور نہیں کتابوں کو دیکھیں اور شوق سے دیکھیں اور تحقیق حق کریں اور
اس جزئی اختلاف کی کہ علی رابع یا کہ اول الخلفا ہیں اپنی خاطر خواہ تسلی فرمائیں
کیونکہ مسئلہ خلافت کا اب کوئی دقیقہ باقی نہیں رہا جو حل نہو چکا ہو پھر انہیں
تیرہ سو سالہ پرانی باتوں کو بار بار مختلف پیرایوں میں لکھنے سے جبکہ نفاق و تعصب
اور ضعف اسلام کے سوا کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا ایسے نازک زمانہ میں ضرور
پرہیز کریں ہاں میں بہت خوش ہونگا جبکہ اہل اسلام بعوض باہمی جھگڑوں
کے مرزا قادیانی کے دعووں کا نہایت شائستہ اور شریفانہ طور سے مدلل جواب
لکھکر شائع کرتے رہیں اور جسقدر سعی کہ خلافت کے مسئلہ پر مبذول کرنا چاہتے تھے
اسکی ابطال دعوی نبوت پر اگر منعطف کریں تو نہایت مناسب اور بہتر ہے بس اب
اس سے زیادہ زیادہ ہے اللہم صل علی محمد وآلہ الطاہرین واصحابہ
المہدیین اللہم احفظنا والمسلمین جمیعا من النفس الامارۃ بالسوء والضلالۃ
بعد الهدى ويكفيك ما حررنا في هذه العجالة وقررنا في هذه المقالة
في جواب المضل الضال بعون العزيز المتعال في تشتت البال وضيق
المجال وختمت هذه الرسالة في السابع عشر من شهر جمادى الثاني

سنہ ۱۳۳۰ من الهجرة المقدسة النبوية
على هاجرها الف سلام والتحية البهية
في لاهور مبارك حويلي
حرره خادم الشريعة
سید علی حائری لاهوری

فہرست کتب شیعہ تصنیف شمس الاسلام شریعتمدار مولوی سید علی حائری لاہوری

نام کتاب	کیفیت
غایت المقصود	مجلد اوّل اسمیں امام مہدیؑ کی ولادت و وجود و غیاب و ظہور خلاصہ وفات تک آنحضرتؑ کے کل حالات کی باستدلال تحقیق تہتر مذہبوں کی کتابوں سے و مرزا قادیانی کا رد فارسی عصر ۱
غایت المقصود	مجلد دوم جسمیں حضرت عیسیٰؑ کا آسمان پر جانا اور پھر نازل ہونا اور دجال اور اسکا خروج یاجوج و ماجوج کی تحقیق اور مرزا قادیانی کا بخوبی مع جملہ اعتراضات کا استدلالی جواب فارسی عصر
غایت المقصود	مجلد سوم جسمیں امام مہدی موعودؑ کی انبیاء سلف سے مشابہت غیاب اور ظہور میں اور تشریح و تحقیق القاب آنحضرتؑ اور بقیہ حالات امام مہدیؑ موعود اور مرزا قادیانی کا رد فارسی عصر ۱
منہاج السلام	عقاید مذہب شیعہ از اول توحید عدل و نبوۃ و امامت و معاد باستدلال بطور فلاسفہ و منہج حکماء آجکل کے نوجوانوں کے واسطے اس کے مطالعہ کی سخت ضرورت ہے فارسی۔ ۸عہ
رسالت غدیر	اس میں بالتشریح حضرت رسول صلعم کا آیہ یا ایہا الرسول بلغ کے نازل ہونیکے بعد غدیر خم میں علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر ایک لاکھ بیس ہزار آدمی میں خلیفہ مقرر کرنا اور کل اصحاب کا تین روز تک علیؑ کی بیعت کرنا بعد ازاں بیعت کے توڑ ڈالنے کی وجہ بھی اہل سنت کی کتابوں سے ثابت کی گئی ہے - فارسی - ۶ر
سیف الفرقان	فسق و کفر و نفاق و ارتداد و اسلام و ایمان اور مدارج کی تحقیق فارسی - ۵ر
بشارات احمدیہ	حضرت محمدؐ و آئمہ اثنا عشر کی امامت و امام حسینؑ کی شہادت کا انجیل و توریت و زبور سے ثبوت - فارسی معہ ترجمہ اردو ۴ر
تقلید	اجتہاد اور تقلید کا احادیث اور قرآن مجید سے اثبات فارسی ۱ر
تقلید المقلدین	اس میں ضروریہ مسائل تقلیدیہ شرعیہ فرعیہ کا بیان اُردو ۴ر
النوادر	غسل جنابت و میت و مس میّت کی علت اور مسئلہ آکل و ماکول کی تحقیق فارسی ۱ر
احکام الشکوک	اسمیں شکیات کا بیان اوّل مقدمات نماز سے توابع تک اردو ۱ر
تنبیہ المومنین	اجتہاد کی شرائط کا بیان - فارسی ۱ر
سوال و جواب	نکاح جیدہ کا عقد سیدہ سے - فارسی معہ ترجمہ اردو ۲ر

خوارق العوارق	حقیقت اور اعجاز بے قرآن وحدیث قرطاس کی تحقیق باستدلال فارسی	۲؍
حل مال التخل	اطفال کفار اور ولد الزنا، کا دنیا و آخرت میں حکم با دلہ عقلیہ ونقلیہ فارسی ..	۲؍
میزان الاعمال	میزان یوم قیامت کا مفصل بیان اور اعتراضات کا جواب فارسی ..	۲؍
تقریظات المشاہیر	اسمیں جماہیر علماء کے خطوط انشاء پردازی عربی زبان کی ہے قابل دید ہے	۶؍
مناسک حج	اسمیں واجبات اور مستحبات ومکروہات ومحرمات وادعیۂ غیرہ حج لکھے ہیں اردو	۲؍
مقدمات نماز شیعہ	وضو وغسل وتیمم وشیعہ کی نماز اس سالہ میں لکھی ہے - اردو - -	۱؍
صورۃ الصلوۃ	ترکیب اور ترجمہ نماز شیعہ - اردو - - -	؍
لمعۃ المعانی	در اثبات استحباب سجدہ بر تربت حسینی وثواب آں - فارسی - -	۱؍
تحذیر المعاندین	در تفصیل حالات معاویہ نعیمگ ولعن کردن بر مرتضیٰ علی علیہ السلام از تواریخ و کتب ومسانید معتبرہ اہل سنت - فارسی - -	۳؍
تبصرۃ العقلاء	جسمیں حضرت امام حسین کے حالات کا انبیاء سے مقابلہ اور انکی فضیلت اردو	۴؍
وسیلۃ المبتلاء	جسمیں آئمہ اطہار کا ہر مومن کے واسطے وسیلہ نجات ہونا ثابت کیا گیا ہے اردو	۱؍
مفید الصبیان	جسمیں عورتوں اور بچوں کی تعلیم کے واسطے اصول دین آسان طریقے سے لکھے ہیں اردو	۱؍
حجت شاہدہ	یہی رسالہ شریفہ - - -	۲؍

المشتہر

سید ابو الفضل رضوی القمی لاہور مبارک حویلی

نوٹ:- درخواست نویسندہ کا پتہ پورا اور صاف لفظوں میں ہونا چاہئے؛

نوٹ:- علم فقہ - اصول فقہ - حدیث - کلام وغیرہ مختلف علوم میں فاضل حایری یعنی مصنف رسالہ ہذا کی بہت کتابیں تصنیف شدہ ابھی غیر مطبوع ہیں